مولای صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے۔(آمین)

شرکیہ کلمات نہ ہوں تو کسی بھی زبان میں جھاڑ پھونک کی جاسکتی ہے

نظر بد کا علاج ۔ ''ماشاءاللہ'' کا فائدہ

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 61 سائیڈ B 1986 - 08 - 29)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

رسول اللہ ﷺ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تھا اُور پھر ایسے واقعات بھی ہوئے کہ صحابۂ کرامؓ نے جھاڑ پھونک کی ، فائدہ ہوا رسول اللہ ﷺ نے وہ سُنا بھی ہے سن کر منع بھی نہیں فرمایا تو وہ ٹھیک ہے گویا اِسلامی نقطۂ نظر سے جو آیات یا صحیح عبارتوں کے ذریعہ جھاڑ پھونک کی جائے معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں اُس کی اجازت دی جاتی رہی ہے، مزید بھی اِس کے ثبوت ملتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم نے منع فرمادیا جھاڑ پھونک کرنے سے کہ جھاڑ پھونک کی جو چیزیں ہیں وہ استعمال میں مت لاؤ تو یہ بات تو ظاہر ہے کہ اُن کے پاس اِسلام قبول کرنے سے پہلے جو چیزیں تھیں اِس طرح کی وہ شرک کے دَور کی تھیں کفر کے دَور کی تھیں تو کچھ صحابۂ کرامؓ ایسے تھے جو وہ کرتے تھے اُور مسلمان ہو گئے جب یہ سُنا تو تردُّد ہوا طبیعت میں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آلِ عمرو ابن حزم یعنی اُن کے رشتہ دار یا اُن کی اُولاد میں سے کوئی لوگ آئے اُنہوں نے کہا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّہٗ کَانَتْ عِنْدَنَا رُقْیَۃٌ نَرْقِیْ بِھَا مِنَ الْعَقْرَبِ

ہمارے پاس ایک دُعاء تھی جھاڑ پھونک کی جس سے ہم جھاڑا پھونکا کرتے تھے اُور بچھو کا ڈنک بچھو کا ڈسا ہوا کاٹا ہوا ہمارے پاس آتا تھا جھاڑ دیتے تھے وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى اُور جناب نے منع فرمادیا ہے کہ جھاڑ پھونک کرو ہی مت یا عَنِ الرُّقٰى رُقیوں سے جھاڑ پھونکوں سے منع فرمادیا فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بات ہوئی ہوگی تو اِرشاد فرمایا ہوگا کہ بتاؤ کیا ہے وہ؟ وہ سُنایا اُنہوں نے فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَأْسًا اِس میں کوئی بات نہیں معلوم ہوتی ایسی، کوئی حرج نہیں ہے مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ [۱] تم میں سے جو بھی یہ کر سکے کہ اپنے بھائی کو اگر فائدہ پہنچا سکتا ہے تو ضرور فائدہ پہنچادے۔ تو جن عبارتوں میں جو مثلاً ہندی کی ہیں یا اُور مادری زبانوں میں ہیں مختلف زبانوں میں اُن میں اگر کوئی کلمات شرک کے نہیں آرہے تو کوئی حرج نہیں۔

ایک صحابی ہیں حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ وہ فرماتے ہیں کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا کہ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ اِس کے بارے میں جناب کا کیا اِرشاد ہے فَقَالَ اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ یہ جو تمہاری جھاڑ پھونکیں ہیں وہ مجھے سُناتے رہو جس کے پاس بھی عمل ہے اِس طرح کا وہ عمل مجھے سُنادے لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ [۲] جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک اُس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں، ہاں مشرکانہ کلمات اگر ہوں تو پھر ٹھیک نہیں ہے۔

نظر بد کا علاج :

حضرتِ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں جس دن تشریف لائے تو ایک جاریہ دیکھی بچّی دیکھی فِيْ وَجْهِهَا سُفْعَةٌ اُس کے چہرے میں سُفْعَة تھا تَعْنِيْ صُفْرَةً زردی ایک طرح کی۔ یا تو زردی چہرے پر ایسی تھی جیسے یرقان والے کے ہوجاتی ہے لیکن سَفْعَة یا سُفْعَة تو کہتے ہیں جیسے چپت مارنے سے یا کسی جگہ کوئی چیز مارنے سے نشان ہو جائے اِس طرح کا نشان تھا فَقَالَ اسْتَرْقُوْا رسول اللہ ﷺ نے اِس کے علاج کے لیے یہ فرمایا کہ علاج اِس کا جھاڑ پھونک کے ذریعہ کراؤ فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ [۳] اِس کو نظر لگی ہوئی ہے۔

---

[۱] مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۸ [۲] ایضًا ص ۳۸۸ [۳] ایضًا ص ۳۸۸

ایک اَور جگہ بھی آتا ہے حضرت اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رُخصت دی ہے رسول اللہ ﷺ نے کئی طرح کی جھاڑ پھونکوں کی۔ ایک تو یہ ہے کہ نظر لگ جائے کسی کو، دُوسرے کوئی جانور ڈس جائے کاٹ لے اَور تیسرے نَمْلَۃٌ [1] ۔ ''نَمْلَۃٌ '' کہتے ہیں ''سُرخباد'' بھی کہتے ہیں اُس کو، کہتے ہیں ہوتی ہے وہ پہلو میں اَور چیونٹی کے مشابہ ہوتی ہیں پھڑیاں سی ہوتی ہیں وہ پیچھا نہیں چھوڑتیں بہت تنگ کرتی ہیں تو اُس کا بھی علاج فوراً ہو جاتا ہے اگر جھاڑ پھونک کے ذریعے کرایا جائے تو۔ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِن اِن چیزوں سے جھاڑ پھونک کی اجازت عنایت فرمائی ہے یہ سب روایات ہیں۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اَنْ یُّسْتَرْقٰی مِنَ الْعَیْنِ [2] نظر کسی کو لگ جائے تو اُسے اجازت ہے یہ کہ وہ جھاڑ پھونک کے ذریعے اُس کا علاج کرالیں۔

اِن تمام روایات کی وجہ سے جواَب مسئلہ بنا یہ کہ جو کلمات عربی کے نہ ہوں کسی مادری زبان کے ہوں تو اُن کو دیکھ لیا جائے کہ اُن میں کوئی شرک کی بات تو نہیں ہے یا شرک کے مشابہ کوئی بات ہے تو اُس کی اصلاح کردی جائے اُس حصّے کی، تاثیر وہی رہتی ہے دُعاء کی پھر بھی۔

''دُہائی'' کا مطلب اَور استعمال کا طریقہ :

یہ ہم نے تجربہ بھی کیا ہے اِس کا کہ اُس میں جو غلط کلمات ہوں اگر وہ بدل دیے جائیں تو پھر بھی وہ تاثیر ٹھیک رہتی ہے اَور فرق نہیں پڑتا جیسے کہ بعض جھاڑ پھونکوں میں آتی ہے دُہائی فلاں کی، اَب ''دُہائی'' کو علماء منع کرتے ہیں کہ یہ دُہائی کا لفظ جو ہے دُہائی اللہ کی کہنا تو ٹھیک ہے باقی دُہائی کسی اَور مخلوق کی منع ہے یہ نہیں ہونا چاہیے، اَب دُہائی کے بجائے اگر کہہ دیا جائے بِحَقِّ فُلَان یا بِجَاہِ فُلَان تو پھر بھی وہ اَثر رہتا ہے اُس میں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ دُعاء اُسی طرح مفید رہتی ہے اَور یہ غلط کلمات جو ہیں وہ بھی ہٹ جاتے ہیں۔ اگر غلط کلمات ہیں ہٹا کر دیکھیں کہ وہ تاثیر رہتی ہے یا نہیں؟ اگر غلط کلمات نہیں ہیں تو پھر وہ بالکل جائز ہی ہے خود بھی اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن کلمات کی اجازت دی ہے جو نہ قرآن میں ہوں نہ حدیث میں ہوں مادری زبان میں ہوں اِسی لیے فرمایا کہ مجھے تم سُنا دیا کرو کہ تم کیا پڑھتے ہو فلاں چیز کے لیے کیا فلاں کے لیے، وہ سن کر پھر آپ اجازت دیتے رہے ہیں یا منع فرماتے رہے ہیں سُنتے

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۸ [2] ایضًا ص ۳۸۸

رہے ہیں بات آپ، اَور اجازت دینا ثابت ہے۔

دُوسرے وہ ہے جھاڑ پھونک جو قرآن پاک کی آیات کے ذریعہ ہو اُس میں کوئی حرج نہیں بلکہ وہ صحابی نے وہاں جو اپنا طے کیا تھا بکری کا ریوڑ وہ بھی رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا منع نہیں فرمایا اُس کو۔ تو اِس طرح سے آنکھ کے بارے میں نظر جو لگ جاتی ہے اُس کو فرمایا اَلْعَیْنُ حَقٌّ یہ نظر لگنا بالکل حق ہے فَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ اگر کوئی چیز ایسی ہوتی دُنیا میں کہ جو تقدیر پر غالب آجائے تقدیر سے آگے بڑھ جائے تو یہ نظر ایسی چیز ہے کہ اِسے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ اِتنی قوت رکھتی ہے وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا [۱] جب تم سے یہ کہا جائے کہ اپنے ہاتھ پاؤں دھودو تو دھو دیا کرو۔ اَب اِس میں یہ ہے کہ ایک عمل تھا پرانا طریقہ چلا آرہا تھا کہ اگر کسی کے نظر لگ گئی ہو کسی کی یہ پتا ہو کہ اِس کی نظر لگی ہے بعض لوگ معروف ہوتے ہیں نظر اُن کی لگتی ہے بہت سخت بعض ایسے معروف ہوتے ہیں چنانچہ واقعات ہیں ایسے ایک نے ایک جہاز کو دیکھا وہ جہاز بیچ سے ٹکڑے ہوگیا پسند آیا تھا اُس کو وہ جہاز اَور وہ کہتے ہیں دُوسرا آدمی تھا اُس نے کہا کہ کیسی عجیب نظر اِس کی لگتی ہے تو پھر جس نے نظر لگائی تھی وہ اَندھا ہوگیا تو اِس کی اُسے لگ گئی نظر ایسے ہوتا ہے۔

"بَارَکَ اللّٰہُ" اَور "مَاشَاءَ اللّٰہُ" کا فائدہ :

ہاں اگر بَارَکَ اللّٰہُ وغیرہ کہہ لیں اُس کو دیکھ کر جو چیز پسند آئی ہو پھر یہ نہیں ہوتا پھر اَثر نہیں پڑتا تو صحابۂ کرامؓ میں ایک صاحب تھے اُن کی نظر لگا کرتی تھی۔ اَب جس کو پتا ہو کہ میری نظر لگتی ہے تو اُسے خود احتیاط کرنی چاہیے کہ اِتنے غور سے نہ دیکھے، یہ کسی قسم کی طاقت ہے جو ضرر رسانی کی ایک قوت ہے اَور آنکھ کے ذریعے سے ریڈیائی طریقے پر جیسے کوئی چیز منتقل ہوجائے ایسے وہ اَثر اَنداز ہوتی ہے اَثر بھی بہت شدید ہوتا ہے اُس کا۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ صحابی دُوسرے جنہیں نظر لگی تھی آئے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن کو بلایا جن کی نظر لگی تھی اُنہیں بلا کر سمجھایا کہ یہ کیا کیا تم نے اُنہوں نے کہا یہ نہا رہا تھا اُس کے بدن پر میری نظر پڑی، بدن مجھے اِس کا بڑا پسند آیا خدا نے اِسے خوش نما بدن دیا ہے جلد، کھال، رنگ اُس کا عجیب تھا

---

[۱] مشکوۃ شریف ص ۳۸۸

بس وہ مجھے پسند آیا اُس پر میری نظر اِس طرح سے پڑی پھر رسول اللہ ﷺ نے اِس کو سمجھایا کہ یہ کیا کیا تم نے تمہیں جب نظر پڑی تھی پسند آیا تھا تو بَارَکَ اللّٰہُ وغیرہ اِس طرح کے کلمات کہہ لیتے[1] طریقہ بتلاتے بھی ہیں مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یہ اگر کہہ لیا جائے تو بھی نظر نہیں لگتی دُرود شریف پڑھ لیا جائے تو بھی نظر نہیں لگتی کئی چیزیں ایسی ہیں جو تجربات سے ثابت ہوئی ہیں کہ جس کی نظر لگتی ہو وہ خود بھی کہہ لے تو پھر نظر نہیں لگے گی یہ نقصان نہیں پہنچے گا۔

رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جو علاج اُس وقت اُن کو بتلایا اَور ویسے بھی وہ علاج ہے جس کو شدید قسم کی نظر لگ گئی ہو تو وہ ہے کہ اُس کا ہاتھ پاؤں منہ یہ دھوئے دھو کر پھر وہ پانی اِس کے استعمال میں لایا جاتا ہے کسی طرح سے جسے نظر لگی ہو بس وہ ختم ہو جائے گی۔ اَب یہ کسی سے کہا جائے کہ تیری نظر لگی ہے اَور تو اِس طرح کرلے گویا مطلب یہ کہ پہلے وہ اپنے ہاتھ پاؤں دھولے بالکل صاف ہوں پہلے دھوئے ہوئے ہوں اُس کے اُوپر پانی پھرا کر گویا لے لیا جائے وہ پانی استعمال میں لایا جاتا ہے اُس کے جسے نظر لگی ہو تو وہ بالکل نظر اُتر جاتی ہے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہاں حکم فرمایا ہے کہ اِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا جب تم سے کہا جائے کہ دھودو تو تم دھو دیا کرو اپنے اعضائے بدن جب کہا جائے کہ دھودو تو دھو دیا کرو تو وہ استعمال کر لیتا ہے جو مریض ہو اُس کو فوری طور پر شفاء حاصل ہو جاتی ہے شفاء بھی کُلّی حاصل ہوتی ہے۔ تو آقائے نامدار ﷺ نے تمام ہی قسم کے علاج بتلا دیے ہر ایک علاج کے بارے میں ہدایات عنایت فرمادیں اُمت کو تعلیم فرمادی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں آپ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعاء ......

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۳۹۰